222198-لڑکی قضا روزے رکھ رہی تھی، تو اس نے کہہ دیا کہ میں شوال کے چھ روزے رکھ رہی ہوں۔

سوال

میں جب چھوٹی تھی تو بہت زیادہ شرمیلی تھی، میں رمضان میں رہ جانے والے روزے بعد میں رکھتی تھی، ایک بار میرے ابو مرحوم نے مجھ سے پوچھا تم روزے کیوں رکھ رہی ہو؟ تو میں نے شرما کر جھوٹ بول دیا، میں صوم صابرین [شوال کے روزے] رکھ رہی ہوں، اس وقت میری عمر 13 یا 14 سال ہوگی، تو میں آج تک یہ روزے رکھتی آ رہی ہوں، جب میں بڑی ہو ئی تو اپنا محاسبہ کیا کہ میں قضا روزے رکھتی تھی یا صوم صابرین [شوال کے روزے]؟ واضح رہے کہ میں جب بڑی ہوگئی تو اپنے قضا روزوں کے ساتھ صوم صابرین بھی رکھنے لگ گئی، تاہم اس کے لیے میں نے ایک چارٹ تشکیل دیا ہے جو کہ درج ذیل ہے :

میری بلوغت سے اب تک 19 سال بنتے ہیں، ہر سال رمضان کے قضا روزے 7 عدد، لیکن میں نے انہیں 5 شمار کیا کیونکہ میں پہلے بھی روزے رکھ چکی ہوں، تو اس طرح اتوار سے جمعرات تک میں روزے رکھتی ہوں، اور ہر دن کے بدلے فدیہ بھی دیتی ہوں۔ -اب اللہ تعالی غفور اور رحیم ہے- اور ان کے ساتھ صوم صابرین کے 6 روزے۔

تو کیا میں نے غلط کیا تھا کہ اپنے قضا روزوں کو صوم صابرین کہہ دیا تھا؟

پسندیدہ جواب

اس میں کوئی دو رائے نہیں ہیں کہ حیا اور شرم انتہائی عظیم خوبیاں ہیں، اور اگر یہ لڑکی میں وہ بھی اتنی چھوٹی عمر میں پائی جائیں تو یہ بہت بڑی اور اچھی بات ہے۔

اگر آپ رمضان میں حیض کے باعث چھوٹ جانے والے روزوں کا صراحت کے ساتھ بیان حیا کی وجہ سے نہ کر پائیں تو آپ ذو معنی جملہ اور بات کر لیں، مثلاً آپ کہہ دیں : میں شوال میں اسی طرح روزے رکھ رہی ہوں جیسے لوگ رکھتے ہیں، یا کہہ دیں : روزے رمضان کے علاوہ بھی شرعاً رکھے جا سکتے ہیں، یا اسی طرح کا کوئی اور جملہ کہہ دیں۔

آپ نے کہا کہ : "میں صوم صابرین رکھ رہی ہوں" اس کا صحیح معنی اور مفہوم بھی نکلتا ہے؛ کیونکہ روزہ تو سراپا صبر کا نام ہے اور صبر کرنے والے ہی روزہ رکھتے ہیں، صبر کے بغیر روزہ نہیں ہوتا، اس لیے یہ لازمی نہیں ہے کہ آپ کا یہ جملہ خالص جھوٹ ہو، تاہم اس صحیح معنی اور مفہوم کا اعتبار اسی وقت ہوگا جب یہ جملہ کہتے ہوئے آپ کے ذہن میں یہ معنی اور مفہوم آئے۔

بہر حال : ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالی آپ کے اس جملے سے درگزر فرمائے گا؛ کیونکہ شدت حیا کی وجہ سے آپ صحیح جملہ اختیار نہیں کر پائیں، اور مناسب طریقے سے جواب نہیں دے سکیں۔

ذو معنی گفتگو کے بارے میں مزید جاننے کے لیے آپ سوال نمبر : (27261) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم :

روزے کی بنیاد نیت پر ہوتی ہے، نہ کہ ایسے الفاظ پر جو روزے دار کے منہ سے جاری ہوں اور وہ الفاظ روزے دار کا مقصود بھی نہ ہوں؛ لہذا اگر آپ نے روزوں کی قضا کی نیت کی تھی تو آپ کی قضا والی نیت باقی ہے، اور آپ کا یہ روزہ ایام حیض میں چھوٹے ہوئے روزوں سے کفایت کر جائے گا، چاہے آپ نے اپنے والد کو اپنے روزوں کے بارے میں نفل یا کچھ اور

کہا ہو، آپ کی بات کا روزے کے حکم پر کوئی اثر نہیں ہو گا؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (بیشک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ، اور ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی تھی) بخاری : (1)، مسلم : (1907)

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر : (109351) کا جواب ملاحظہ کریں۔

اس بنا پر آپ کے ذمے ان ایام کی قضا دینا ضروری نہیں ہے ، نہ ہی آپ کے بتلائے ہوئے شیڈول پر چلتے ہوئے اپنے آپ پر سختی کرنے کی ضرورت ہے ، آپ بس اتنا کر سکتی ہیں کہ جس قدر استطاعت میں ہو آپ نفل روزے رکھیں ، اور کسی بھی ایسے تکلف میں مت پڑیں جو آپ کے ذمے نہیں ہے۔

واللہ اعلم